روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | بدھ ۳۰ شوال ۱۴۱۱ھ، ۱۵ ہجرت ۱۳۷۰ ہش، ۱۵ مئی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی کسی تعریف کے حوالے سے دُعا نہ کریں

"دعا کرتے وقت اپنی کسی تعریف کے حوالے سے دُعا نہیں کرنی چاہیئے۔ اپنی کسی نیکی کے حوالے سے دُعا نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اپنے آپ کو خالی کرکے ایسا فقیر بنا کے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو، جس کو دیکھ کر سخت دل کو بھی رحم آجائے، ایسی کیفیت کے ساتھ دُعا کرنی چاہیئے"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"کوئی تکلیف نہیں پہنچتی جب تک آسمان پر فتویٰ نہ ہو، اگرچہ تکالیف تو پیغمبروں کو بھی پہنچتی ہیں، مگر وہ ازراہِ محبّت ہوتی ہیں اور اُن میں ایک قسم کی تعلیم مخفی ہوتی ہے، جو ان مشکلات میں انبیاء علیہم السّلام کا ایک پاک گروہ اپنے طرزِ عمل اور چال چلن سے دیتا ہے اور بعض لوگوں پر دُکھ کی مار ہوتی ہے اور وہ اُن کی اپنی ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے......

.... (الزلزال : ۹) پس آدمی کو لازم ہے کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے کہ ایسا نہ ہو، بداعمالیاں حد سے گذر جاویں اور خدا تعالےٰ کے غضب کو کھینچ لاویں۔ جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کے ساتھ نگاہ کرتا ہے، تو عام طور پر دلوں میں اُس کی محبّت کا القا کر دیتا ہے، لیکن جس وقت انسان کا شر حد سے گذر جاتا ہے، اُس وقت آسمان پر اُس کی مخالفت کا ارادہ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں، مگر جونہی وہ توبہ و استغفار کے ساتھ خدا کے آستانہ پر گر کر پناہ لیتا ہے، تو اندر ہی اندر ایک رحم پیدا ہو جاتا ہے اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ اس کی محبّت کا بیج لوگوں کے دلوں میں بو دیا جاتا ہے، غرض توبہ و استغفار ایسا مجرّب نسخہ ہے کہ خطا نہیں جاتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۱۹۶-۱۹۷)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"مَیں خود جو راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ کے فضل اور فیض سے مَیں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مَر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مرو ں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے....."

پھر فرمایا۔

"مَیں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے یا حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر اس کوشش اور فکر میں لگ جائے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کیلئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۳۷۰)

خدا تعالیٰ کے نزدیک متقی کون ہے؟

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جن کا ظاہر و باطن یکساں ہے۔ جو خیالات ان کے جی میں ہیں اسی کے مطابق ان کا عمل ہے۔ دوسرے وہ جن کا اندر کچھ ہے اور باہر کچھ۔ ظاہر کچھ باطن کچھ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ متقی وہ ہے جو خواہ کتنے ہی غیب میں ہو ہم پر اس کا ایمان کامل رہتا ہے اور پھر جو چیزیں غیب میں ہیں ان پر ایمان لاتا ہے اس کے دل میں کھوٹ نہیں ہوتا۔ پھر وہ نمازوں کو قائم کرتا ہے۔ یہ تو اپنے خالق سے تعلقات کی نسبت فرمایا۔ دوسرا تعلق مخلوق سے ہے۔ سو اس کیلئے ارشاد ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ اللہ نے اس کو دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتا رہتا ہے۔ جس شخص کے مخلوق سے تعلقات عمدہ نہیں اس کے تعلقات اپنے خالق سے بھی اچھے نہیں رہ سکتے۔ اس لئے قرآن مجید نے دونوں طرفوں کو لیا ہے۔ جو بڑی لمبی لمبی نمازیں پڑھتا ہے اور خدا کی مخلوق سے بدمعاملگی کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے حاکم کے سامنے نہایت مؤدّب کھڑا ہو مگر جب وہ اپنے حاکم کے سامنے سے ہٹے تو اپنے ماتحتوں پر ظلم کرنا شروع کر دے۔ یہ شرفاء کا کام نہیں۔ خدا نے اپنی مخلوق پر شفقت کرنے کو بھی عبادت فرمایا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ مَیں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ بھوکا تھا مجھے کھانا نہ کھلایا۔ پیاسا تھا مجھے پانی نہ پلایا۔ بیمار تھا میری بیمار پرسی نہیں کی۔ وہ بندے عرض کریں گے کہ یہ آپ کی شان کہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میری مخلوق میں سے چھوٹے سے چھوٹے بیمار یا بھوکے پیاسے کے ساتھ ہمدردی کرنا گویا میرے ساتھ ہمدردی کرنا ہے۔

خدا نے اپنی بخشی ہوئی نعمتوں کی کوئی

باقی صـ ۸ پر

اگر آپ کا مضمون آپ کے مکمل پتہ کے بغیر ملے گا تو شائع ہونے میں تاخیر بھی ہو سکتی ہے اور شائع نہ کئے جانے کا فیصلہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

یاد رفتگاں میں وفات یافتہ کا آخری پتہ ضرور درج کریں تا قارئین کو تعارف حاصل ہو سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵ ہجرت ۱۳۷۰ ہش ۱۵ مئی ۱۹۹۱ء

پردہ کی عملی شکل

چند روز ہوئے ہم نے پردہ کے متعلق بات کی تھی۔ بعض دوستوں نے وہ اداریہ پڑھ کر اس خیال کا اظہار کیا کہ یہ تو صرف ابتدائی بات ہوئی نا۔ کہ پردہ پر غور کیا جائے تو اس کا مطلب جو صاف صاف ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ اپنے آپ کو ڈھانپنا ہے۔ لیکن کس طرح ڈھانپنا ہے اور کتنا ڈھانپنا ہے اور کہاں کہاں ڈھانپنا ہے یہ تو آپ نے بتایا ہی نہیں۔ یا اس کے متعلق تو آپ نے بات کی ہی نہیں۔

بات یہ ہے کہ کس طرح ڈھانپنا ہے اور اپنے آپ کو کتنا ڈھانپنا ہے۔ اس کا تعلق معاشرہ سے ہے۔ کچھ لوگ شہروں میں رہتے ہیں۔ ان کی زندگی کے طور طریقے کچھ اور ہیں اور کچھ لوگ گاؤں میں رہتے ہیں اور ان کا رہن سہن بہت مختلف ہے۔ گاؤں کی عورتوں کو اپنے کام کاج اور رہن سہن کے مطابق مختلف طریق پر ڈھانپنا ہے اور شہر کی عورتوں کو وہاں کے معاشرہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈھانپنے کا کوئی اور طریق استعمال کرنا پڑتا ہے۔ زیادہ تر جب پردہ کی بات کی جاتی ہے تو شہر کے باسیوں ہی کا ذکر ہوتا ہے۔

اس مسئلہ پر علمی بحث بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن ہم ایک منتظم جماعت ہیں اور ہمارے لئے زندہ نمونے موجود ہیں۔ منتظم کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مسئلہ بحث کی راہ پر چل نکلے تو اس کا حتمی اور آخری فیصلہ امام جماعت کے ہاتھ میں ہے اور جب حضور کوئی فیصلہ فرما دیں تو علمی بحث ختم ہو جاتی ہے اور اس پر عمل فیصلہ کے مطابق شروع ہو جاتا ہے۔ اگر ہم اس پہلو سے پردہ پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام جماعت الثانی اور حضرت امام جماعت الرابع نے حتمی فیصلے فرمائے ہوئے ہیں۔ حضور کے یہ ارشادات شائع شدہ ہیں۔ ان کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ جہاں تک عملی نمونہ کا تعلق ہے ہمارے پاس حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کی خواتین۔ حضرت فضل عمر کے خاندان کی خواتین اور حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیگم صاحبہ اور حضور کی صاحبزادیوں کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ یہ سب پردہ کرنے والی خواتین ہیں اور پردہ کے لئے برقعہ استعمال کرتی ہیں۔ پس ہمارا اصل پردہ برقعہ سے ہوتا ہے۔ اور یہی بات ہماری اس امر میں رہنمائی کرتی ہے کہ کس طرح ڈھانپنا ہے اور کتنا ڈھانپنا ہے۔ ہماری جماعت کی خواتین کا پردہ برقعہ سے ہوتا ہے۔ برقعہ ہی کو پردہ سمجھئے۔

خرچ کرنے سے علم بڑھتا ہے
اہلِ دانش کا تجربہ ہے یہی
آپ بھی اپنا علم خرچ کریں
ہر مسرّت کا راستہ ہے یہی

—— ابوالاقبال

○

خدا کرے کہ ملے جلد دیدِ یار کا لُطف
اٹھا چکا ہوں بہت اسکے انتظار کا لُطف

خزاں کے دَور کی افسردگی ہو پیشِ نظر
بڑھے گا اس سے بہت موسمِ بہار کا لُطف

ہے سارا لُطف اُجالوں کا ظلمتوں کے طفیل
ہے ناگوار کے دَم سے ہی خوشگوار کا لُطف

یہ اور بات نہ دیکھے نگاہِ ظاہر بیں
ہر ابتلاء میں ہے پوشیدہ اسکے پیار کا لُطف

وہی چلیں مرے ہمراہ سوئے کوئے صَنم
عزیز جن کو ہو اس رہ کے دَشت و خار کا لُطف

گذر رہا تھا ادھر سے کہ کھینچ لایا مجھے
تری گلی میں خداوندِ کردگار کا لُطف

کہاں یہ عزّ و شرف اور کہاں خرد کا غلام
مرا جنوں بھی ہے مجھ پر نگاہِ یار کا لُطف

مَیں پُر خطا ہوں مجھے کر رہا ہے شرمندہ
مرے کریم کا مجھ پر یہ بار بار کا لُطف

رحمت اللہ شاکر

ہم تقویٰ سے ہی خدا کو راضی کر سکتے ہیں

سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو؟ اس کا اس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔" (الفضل ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

پھر فرمایا۔ تم اس خدا سے ڈرو جس نے تم کو بھی پیدا کیا ہے اور تم سے پہلی قوموں اور جماعتوں کو بھی پیدا کیا ہے۔ یعنی آج تو تم اپنے ان افعال پر نازاں ہو۔ لیکن کیا تم نہیں دیکھتے کہ اپنی ناپسندیدہ حرکات کی وجہ سے تم سے پہلے بھی کئی قومیں ہلاک ہو چکی ہیں۔ پھر کیوں تم ان کی ہلاکت اور بربادی سے سبق حاصل نہیں کرتے اور کیوں ان کے زوال کے اسباب پر غور کر کے اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے حقیقت یہ ہے کہ قومیں دنیا میں بنتی بھی ہیں اور بگڑتی بھی ہیں اور جب سے دنیا چلی آرہی ہے اسی وقت سے یہ سلسلہ بھی چلا آرہا ہے۔ ہزاروں قوموں کی تباہی اور ہزاروں قوموں کی ترقی پر تاریخ کے اوراق شاہد ہیں مگر تاریخ کے تمام واقعات بحیثیت مجموعی انسانی زندگی کے واقعات کا سوواں حصہ بھی نہیں ہیں وہ زمانہ جو تاریخی کہلاتا ہے اس سے بھی مدتوں پیشتر انسان دنیا میں موجود تھا اور پھر جو زمانہ تاریخی کہلاتا ہے اس کا بھی اکثر حصہ ایسا ہے جس کی تاریخ محفوظ نہیں۔ مگر وہ زمانے جن کی تاریخ محفوظ ہے اور وہ زمانے جن کی تاریخ محفوظ نہیں ان دونوں قسم کے زمانوں میں ہزاروں قومیں بگڑتی اور بنتی چلی گئیں۔ ہزاروں قوموں نے پہلے بام رفعت تک رسائی حاصل کی اور پھر زوال پذیر ہو گئیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا یا یوں کہنا چاہیئے کہ جس طرح انسانی پیدائش کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور جس طرح انسانی موت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح قوموں کی پیدائش اور ان کی موت کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مگر جس طرح بنی نوع انسان ہر روز موت کا مشاہدہ کرنے کے باوجود موت بھلا دیتے ہیں اسی طرح قومیں بھی دوسری قوموں کے تنزل کو دیکھنے کے باوجود اس سے سبق حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتیں۔ قرآن کریم نے اس مسئلہ پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور سورۃ فاتحہ سے لے کر سورہ والناس تک سارا قرآن کریم ان بیانات سے بھرا پڑا ہے کہ قومی ترقی کے کیا گر ہیں۔ بے شک اور بھی بہت سے مضامین قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں اس کے اندر عقلی مضامین بھی بیان کئے گئے ہیں اور علمی بھی۔ روحانی مضامین بھی بیان کئے گئے ہیں اور جسمانی بھی اقتصادی مضامین بھی بیان کئے گئے ہیں اور سیاسی بھی۔ غرض سینکڑوں اور ہزاروں مضامین اس کے اندر بیان ہوئے ہیں۔ لیکن سورہ فاتحہ کی ابتداء ہی ایسے رنگ میں کی گئی ہے کہ اس میں قومی ترقی اور تنزل سے تعلق رکھنے والے تمام اصول بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے چھوٹے چھوٹے چشموں سے دریا پھوٹتے ہیں تو ایک کوتاہ اندیش انسان چشمہ میں سے نکلتے ہوئے دریا کو دیکھ کر یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ یہ چھوٹا سا نالہ چند گز یا چند فرلانگ تک جا کر ختم ہو جائے گا۔ یا خشک ہو جائے گا کیونکہ اس کی آنکھ صرف چشمہ میں سے پھوٹتے ہوئے دریا کے اس پاٹ پر ہی ہوتی ہے جس پر سے وہ اگر چھلانگ مار کر اس کے پار جانا چاہے تو بڑی آسانی کے ساتھ جا سکتا ہے۔ لیکن جب وہ اس چھوٹی سی نالی کے ساتھ ساتھ چلتا ہے تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے کہ اب یہ نالی نالے کی صورت اختیار کر رہی ہے۔ تھوڑی دور اور آگے جا کر وہ اور بھی متعجب ہوتا ہے کہ وہ نالہ ایک نہر کی شکل اختیار کر رہا ہے اور جب کچھ اور فاصلہ طے کرتا ہے تو یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی کہ وہی چھوٹی سی نالی جو چشمے میں سے دھیمے دھیمے پھوٹ رہی تھی اور جس پر سے چھلانگ لگا کر اس پار ہو جانا ذرا بھی مشکل نہ تھا۔ وہ یہاں پہنچ کر ایک بہت بڑا اور عظیم الشان دریا بن گیا ہے۔ دریائے جہلم جو پنجاب میں پہنچ کر ایک بہت بڑے دریا کی شکل اختیار کر لیتا ہے اپنے دہانہ پر اتنا تنگ ہے کہ چند فٹ سے زیادہ نہیں۔ اس جگہ کھڑے ہو کر کوئی شخص یہ باور نہیں کر سکتا کہ یہ چشمے میں سے بہنے والا چھوٹا سا نالہ پنجاب کی لاکھوں ایکڑ زمین کو سیراب کرے گا اور لوگ میلوں میل کشتیوں میں بیٹھ کر اپنی مسافتوں کو طے کریں گے۔

پھر عین وفات کا وقت آتا ہے تو آپ کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہوتا ہے کہ خدا یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہیں بنا لیا ہے یہود اور نصاریٰ بھی موحّد تھے۔ مگر ان میں سے جو قبروں کو سجدہ کرتے تھے انہیں آپ نے حقارت سے دیکھا اور ان سے اظہار نفرت فرمایا۔ اس فقرے کے معنے در حقیقت یہ تھے۔ کہ اے مسلمانو! تم کسی کو رب العالمین نہ بنانا۔ رب العالمین صرف خدائے واحد ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے۔ پھر جب موت کا وقت اور قریب آتا ہے تو اس وقت آپؐ کی زبان پہ جو الفاظ جاری ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔ اللھم رفیق الاعلیٰ اللھم رفیق الاعلیٰ بے شک یہاں آپؐ نے رفیق کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ مگر الاعلیٰ کا لفظ رب العالمین کی طرف ہی اشارہ کرتا ہے۔ گویا رفیق کہہ کر آپؐ نے اپنے تعلق باللہ کی طرف اشارہ کیا۔ اور الاعلیٰ کہہ کر اس کے رب العالمین ہونے کی طرف اشارہ کیا۔ غرض رب العالمین کا صحیح معنوں میں تصور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی دنیا میں قائم ہوا۔ چنانچہ اسی امر کی طرف زیر بحث آیت میں اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ پہلے تمام انبیاء صرف اپنی اپنی قوم کی ہدایت کے لئے آئے تھے اور ان پر جو کلام نازل ہوئے وہ بھی مختص القوم اور مختص الزمان تھے۔ مگر اب یہ کلام رب العالمین خدا کی طرف سے دنیا کی تمام قوموں دنیا کے تمام ملکوں اور قیامت تک آنے والے تمام زمانوں کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ اور پھر اس کلام کو ایک بڑی خصوصیت یہ حاصل ہے کہ روح الامین اس کلام کو لے کر تیرے دل پر نازل ہوا ہے۔ تاکہ تو لوگوں کو ہوشیار اور بیدار کرنے والے لوگوں میں شامل ہو جائے عیسائی اس بات کو ہمیشہ بڑے فخر کے ساتھ پیش کیا کرتے ہیں کہ مسیح پر روح القدس نازل ہوا تھا حالانکہ قرآن کریم نہ صرف یہ دعویٰ کرتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر روح القدس نازل ہوا تھا بلکہ وہ اس سے بڑھ کر یہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر روح الامین نازل ہوتا ہے۔ روح القدس کے نازل ہونے کا وہ ان الفاظ میں ذکر فرماتا ہے کہ یعنی اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو لوگوں سے کہہ دے کہ اس کلام کو روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے حق و حکمت کے ساتھ اتارا ہے۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائے ہیں انہیں وہ ایمان پر ثبات بخشے۔ اسی طرح یہ کلام اللہ تعالیٰ کے اطاعت گذار بندوں کے لئے مزید ہدایت اور انہیں بشارت دینے کے لئے اس نے نازل کیا ہے۔ پس یہ بالکل غلط ہے کہ روح القدس کا نزول صرف حضرت مسیحؑ کے ساتھ مخصوص تھا۔ قرآن کریم کو بھی روح القدس ہی لے کر نازل ہوا ہے۔ اور پہلے نبیوں پر بھی روح القدس ہی نازل ہوتا رہا ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر قرآن کریم یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ ہر فرشتہ ہی پاک اور معصوم ہے اور اس لحاظ سے جو فرشتہ بھی کلام لے کر نازل ہو وہ روح القدس ہی کہلاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ (تحریم رکوع ۱) یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں جس بات کا بھی حکم دیا جائے۔ اس کی نافرمانی کرنے کی ان میں طاقت ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ جو کچھ انہیں کہا جائے وہی کچھ وہ عمل کرتے ہیں۔ پس روح القدس کا مفہوم درحقیقت فرشتہ کے لفظ میں ہی شامل ہے۔ لیکن قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مزید امتیاز یہ بھی حاصل ہے کہ آپؐ پر روح الامین نازل ہوا۔ یعنی وہ فرشتہ نازل ہوا جس کے ذمے یہ بھی فرض تھا کہ وہ قرآن کریم کو صحیح و سالم صورت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائے۔ گویا قرآن کریم کے دونوں حصوں کی حفاظت کا انتظام کر دیا گیا۔ ایک طرف تو اس کے نزول میں کسی غلطی یا نسیان کا امکان باقی نہ رہا کیونکہ روح الامین اسے لے کر نازل ہوا۔ اور دوسری طرف نزول کے بعد مستقل طور پر اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرما دیا (الحجر رکوع ۱) یعنی ہم نے ہی اس ذکر کو اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔ گویا قرآن کریم کے متعلق دونوں زمانوں میں حفاظت کا انتظام کر لیا گیا۔ لیکن انجیل کے دونوں زمانوں کے متعلق کوئی وعدہ نہیں۔ نہ تو انجیل میں کوئی ایسی آیت ہے جس میں یہ ذکر ہو کہ جب انجیل کی وحی آئی تو رستہ میں اس کی حفاظت کا انتظام کیا گیا۔ یا جب تک وہ حضرت مسیحؑ کے دماغ میں رہی اور دنیا میں نہیں پھیلی اس وقت تک اس کی حفاظت کی گئی۔ اور نہ کوئی ایسی آیت ہے جس میں یہ ذکر ہو کہ جب مسیحؑ نے وہ وحی لکھوا دی یا سنا دی تو اس کے بعد قیامت تک خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری لے لی۔ پس انجیل کی حفاظت کا ثبوت خود انجیل سے کوئی نہیں ملتا۔ لیکن قرآن کریم کی مکمل حفاظت کا ثبوت خود قرآن کریم سے ہی ملتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مطہر پر وحی الٰہی کے نازل ہونے تک بلکہ جب تک وہ وحی دنیا میں شائع نہیں ہوئی۔ اس وقت تک کی حفاظت کا ثبوت اس آیت سے ملتا ہے

باقی صـ٦ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ـــــ نون سین

الجیریا ایٹم بم ؟

الجیریا کے متعلق یورپی ذرائع ابلاغ نے اصرار کے ساتھ یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ وہ چین کے ساتھ مل کر ایٹم بم بنانے کی تیاری کر رہا ہے۔ شاید اسی دباؤ کے مطابق الجیریا کے سفیر برائے امریکہ (عبدالرحمٰن بن سعید) نے گذشتہ بدھ (یکم مئی) کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ الجیریا عالمی برادری کو اس بات کی اجازت دے دے کہ وہ ان کے اس نیوکلیر ری ایکٹر کا معائنہ کر لیں جو الجیریا نے چین سے خفیہ طور پر ۱۹۸۳ء میں خریدا تھا۔ اور جس کی تکمیل کے لئے ابھی اسے کئی سال درکار ہیں۔ اس ری ایکٹر کو جسے خفیہ طور پر خریدا گیا تھا اس وقت لوگوں کی نظروں میں لایا گیا جب امریکہ کی اخباری ایجنسیوں نے کئی ہفتے ہوئے چین کے اس کردار پر نکتہ چینی کی کہ اس نے الجیریا کو اس ری ایکٹر کی فروخت کے سلسلے میں معائنہ کی کسی کو آسانی پیدا نہیں کی انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اس ری ایکٹر کے ذریعے انجام کار نیوکلیر اسلحہ تیار کیا جا سکتا ہے۔

امریکہ کے نقادوں نے یہ بھی کہا کہ چین کا یہ فعل اسکے ۱۹۸۴ء کے عہد کے خلاف ہے۔ جس میں یہ کہا گیا تھا کہ جو بھی ایسی چیز چین کی طرف سے فروخت کی جائے گی اسکے معائنے میں آسانیاں پیدا کی جائیں گی۔ انٹرنیشنل اٹیمک انرجی ایجنسی جب چاہے گی اس کا معائنہ کر سکے گی۔ امریکہ میں قانون کے مطابق ماہرین کا یہ خیال ہے کہ اس فروخت کی وجہ سے چین پر تجارتی پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں لیکن الجیریا کے سفیر نے اس سودے کا دفاع کیا اور اسکے آٹھ سال تک خفیہ رکھے جانے کے متعلق کہا کہ چین اس بات کا مکلف نہیں تھا کہ ۱۹۸۴ء سے پہلے جو کچھ وہ فروخت کر چکا ہے اسکے معائنے کی بھی آسانیاں مہیا کرے۔ کیونکہ یہ معاہدہ ۱۹۸۴ء میں ہوا تھا اور الجیریا نے یہ ری ایکٹر ۱۹۸۳ء میں خریدا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب تک یہ ری ایکٹر مکمل نہیں ہو جاتا اس وقت تک اسکے معائنے کے لئے کسی کو دعوت دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ امریکہ کی حکومت نے بھی جب تک یہ بات سرعام نہیں آگئی اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بن سعید نے کہا کہ میرے خیال میں ابھی تک اسکے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ البتہ الجیریا میں مقیم امریکی سفارت خانے نے اس بات کی وضاحت چاہی تھی کہ یہ ری ایکٹر کن مقاصد کے لئے استعمال کیا جائیگا سفیر بن سعید نے کہا کہ ہمارے اختیارات میں یہ نہایت غلط دخل اندازی ہے۔ دنیا کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ کسی کا یہ حق نہیں کہ وہ یہ جاننے کی کوشش کرے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ مزید انہوں نے کہا کہ الجیریا کا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے کہ وہ نیوکلیئر اسلحہ تیار کرے۔ لیکن الجیریا اس بات میں حق بجانب ہے کہ وہ ایک عالمی معاہدے پر دستخط نہ کرے انہوں نے کہا کہ یہ اصول کا سوال ہے اور ہم اپنے اصولوں کے پکے ہیں۔

مغربی ذرائع ابلاغ تو اس بات کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں کہ کسی عرب یا اسلامی ملک پر یہ الزام لگایا جائے کہ وہاں ایٹم بم بنانے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ پہلے بعض دوسرے ممالک کا نام لیا کرتے تھے اب وہ الجیریا کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور کہا یہ جاتا ہے کہ چینی الجیریا کی اس بات میں مدد کر رہا ہے کہ وہ ایٹم بم بنائے۔ انگلستان کے اخبار سنڈے ٹائمز نے اس خبر کو اچھالا ہے اور کہا ہے کہ عنقریب اس کی تفاصیل وزیر اعظم برطانیہ کو پیش کر دی جائیں گی۔ الجیریا کے ایک علاقے سے جسے فوجی تحفظ حاصل ہے اور جہاں غیر ملکیوں بلکہ ملکی لوگوں کو بھی جانے کی اجازت نہیں وہاں سے ایک شخص کو تصاویر لیتے ہوئے پکڑا گیا اور ملک بدر کر دیا گیا۔ وہ جگہ اوسیرا کے نام سے موسوم ہے۔ نکالا اس لئے گیا کہ ملکی حکام کے خیال میں وہ ایسے علاقے میں داخل ہوا ہے جہاں داخلہ ممنوع ہے۔ اگرچہ برطانوی حکام کا کہنا یہ ہے کہ اسے نکالا نہیں گیا بلکہ اس شخص کو حکومت نے بعض مشوروں کے لئے واپس بلایا ہے۔ بہرحال اب مغربی ذرائع الجیریا پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ وہ ایٹم بم بنانے کی تیاری کر رہا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ ایٹم بم ۱۹۹۸ء تک تیار ہو جائے گا۔ خلیج کی جنگ کے دوران عراق کے نیوکلیر پروگرام کو تباہ و برباد کر لینے کے بعد برطانیہ کی وزارت خارجہ کو اب اس بات پر تشویش لاحق ہے کہ اس دوڑ میں الجیریا آگے نکل جائے گا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اسلامی بم بنانے میں پاکستان کے ساتھ مل جائے گا۔ چنانچہ وزارت خارجہ کے حکام نے اپنے وزیر اعظم سے کہا ہے کہ وہ سفارتی کارروائی کے ذریعے مزید معلومات بھی حاصل کریں اور اگر ان خبروں میں کوئی سچائی کا شائبہ ہو تو اس کے خلاف اقدام اٹھائیں۔ برطانیہ میں چینی سفارت خانے نے اس بات کو مسترد کر دیا ہے اور بے بنیاد کہا ہے کہ ان کا ملک الجیریا کی بم بنانے میں مدد کر رہا ہے۔

مغربی ذرائع ابلاغ نے اس خطرے کا بھی اظہار کیا ہے کہ الجیریا میں بنیاد پرستوں کی طاقت بڑھ رہی ہے۔ اور اگر یہ لوگ برسراقتدار آگئے تو ان کا نیوکلیر پروگرام زیادہ خطرے کا باعث بن جائے گا۔ وہ الجیریا پر اس لئے بھی ناراض ہیں کہ الجیریا نے صدر صدام کی حمایت کا اعلان کیا تھا۔

عراق کا تیل

عراق کی حکومتی آئل مارکیٹنگ تنظیم نے ان خریداروں سے رابطہ پیدا کرنا شروع کر دیا ہے جنہیں وہ خلیج کی جنگ سے قبل تیل مہیا کرتے تھے۔ یہ بات مشرق وسطیٰ کی اکنامک سروے رپورٹ میں بیان کی گئی ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ ابھی تک اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے عراق کی اس درخواست کو منظور نہیں کیا کہ وہ تیل کی پوری سپلائی جاری کر سکے۔ بلکہ اس بات کی ابھی پوری طرح اجازت نہیں دی گئی کہ وہ عراق کیلئے خوراک اور دوسری اشیاء جن کی فوری طور پر ضرورت پیش آتی ہے خریدنے کیلئے تیل بیچ سکے۔ جہاں تک عراق کی معیشت کا تعلق ہے اسکا دارومدار تیل ہی کی برآمدات پر ہے۔ اور خلیج کی جنگ کی وجہ سے تیل کا برآمد کرنا ممکن نہیں رہا۔ اسکی معیشت کو خاصا دھچکا لگا ہے۔

سیکورٹی کونسل کی اس کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی ہے جس نے عراق پر تجارتی پابندیاں لگائی تھیں۔ اب تک جو عراق کو اجازت ہے وہ صرف ان اشیاء کی ہے جو انسانی ہمدردی کے طور پر مہیا کی جانی لازمی ہیں۔ لیکن اگر عراق کو اجازت مل بھی جائے کہ وہ تیل برآمد کر سکتا ہے تو اسکے لئے یہ بات اس لئے پورے طور پر تسلی بخش نہیں ہو سکتی کہ اسکا تیل ترکی اور سعودی عرب کے ذریعے دوسرے ملکوں میں جاتا ہے۔ اور ترکی اور سعودی عرب غالباً ابھی اس بات کی اجازت دینے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ترکی نے تو کسی حد تک اجازت دینے کا وعدہ کیا ہے لیکن سعودی عرب کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اجازت دیگا یا نہیں۔ عراق کے شمال میں جو تیل کے کنویں ہیں وہ آٹھ لاکھ بیرل روزانہ تیل نکالتے ہیں اور اگر یہ تیل منڈیوں میں جا سکے اور اس کے پرانے خریدار اسے خریدنا شروع کر دیں تو عراق کی معیشت خاصی بہتر ہو سکتی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایران نے امریکہ سے تیل بیچنے کے دو معاہدے کئے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک ان پر عمل درآمد شروع نہیں ہوا۔ نیشنل ایرانین آئل کمپنی نے ایک لاکھ - اہزار بیرل روزانہ دینے کے لئے پوسٹل کارپوریشن کے ساتھ معاہدہ کیا ہے تاکہ وہ اس تیل کو امریکی ریفائنری جو کیریبین میں ہے بھیج سکے۔ اسی طرح ایک اور معاہدہ موبل کارپوریشن کے ساتھ ہے جو بیس ہزار بیرل روزانہ مشرق بعید میں روانہ کریگا۔

دانیال ارپ موئی

(کینیا کے صدر)

دانیال ارپ موئی نے ۱۹۷۸ء میں کینیا میں اقتدار پر قبضہ کیا تھا۔ اس وقت سے لے کر آج تک انہوں نے کبھی کسی پریس کانفرنس سے خطاب نہیں کیا۔ البتہ حال ہی میں یعنی مئی کے مہینے میں انہوں نے نیروبی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور عالمی برادری کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ حبشہ صومالیہ اور سوڈان میں لوگ بھوک سے مر رہے ہیں اور چونکہ کینیا انکا ہمسایہ ہے اس لئے انہیں خیال آیا۔ کہ وہ آواز اٹھائیں اور دنیا کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں کہ مشکلات میں سے گذرنے والے ان افریقیوں کے لئے کچھ کیا جائے۔ مسٹر موئی اس وقت ۶۶ سال کے ہیں اور انکے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ان کا مزاج ڈکٹیٹرانہ ہے۔ لیکن اسکے باوجود انہوں نے اپنے ملک کے لئے بہت کچھ کیا ہے اور اب انہیں اس بات کا بھی خیال آیا ہے کہ ہمسایہ ملکوں کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے عالمی برادری کی توجہ مبذول کروائی جائے انہوں نے کہا کہ اس وقت زیادہ تر عالمی برادری کی توجہ مشرق وسطیٰ کی طرف ہے لیکن دنیا کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ افریقہ کے جن ملکوں کا انہوں نے ذکر کیا ہے وہ موت اور زندگی کی کشمکش میں ہیں۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار بھی کیا کہ جب سے سرد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ ختم ہوئی ہے زیادہ توجہ مشرقی یورپ کی طرف مڑ گئی ہے اور افریقہ کے غریب باشندوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ جو لوگ عام طور پر غریب ممالک کو مدد دیتے ہیں ان کی ایک عالمی کانفرنس کے بھی بلائے جانے کی تجویز پیش کی۔ مزید انہوں نے کہا کہ مغربی ذرائع ابلاغ اور کینیا کی حکومت کے تعلقات بھی بہتر ہونے چاہئیں۔ اگرچہ بہت سے لوگ ہم پر الزام عائد کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے اور آپ لوگ جانتے ہیں کہ ہم امن پسند لوگ ہیں اور سب کے لیے امن کی دعا کرتے ہیں۔ انہوں نے بیرونی ممالک کے صحافیوں سے کہا کہ آپ یہاں آزادانہ طور پر ملک میں گھومتے پھرتے ہیں اور آپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں پہنچائی جاتی۔ یہ بات کہنے سے انکا مطلب یہ تھا کہ کینیا کے لوگ امن پسند ہیں اور کسی کو تکلیف دینا نہیں چاہتے۔

مقبوضہ کشمیر

لارڈ ایوبری (AVEBURY) جو برطانیہ کی پارلیمنٹری حقوق انسانی گروپ کے چیئرمین ہیں نے مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی سیکورٹی فورسز کے تشدد آمیز رویے کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا ہے کہ اگر کشمیریوں کو آرام سے آزادی نہ دی گئی تو وہ اس بات پر مجبور ہو جائیں گے کہ ہندوستان کے خلاف مسلح جدوجہد کریں لارڈ ایوبری نے لوٹن ٹاؤن میں کشمیریوں کی ایک میٹنگ میں جو جموں کشمیر برٹش فرنٹ نے بلائی تھی۔ کہا کہ عالمی برادری کو چاہیئے کہ وہ ہندوستان پر دباؤ ڈال کر اس سے کشمیر خالی کروائے حال ہی میں لارڈ ایوبری نے پارلیمنٹ کے ارکین کی ایک میٹنگ کی صدارت کی تھی اس میٹنگ میں برطانیہ کی مختلف سیاسی جماعتوں کے افراد نے حصہ لیا اور یہ میٹنگ ہاؤس آف کامنز میں بلائی گئی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ حقوق انسانی پر مسئلہ کشمیر کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے اس موقعے پر مسٹر میکس میڈن (MADDEN) جو لیبر پارٹی کے پارلیمنٹری ممبر ہیں کو صدر منتخب کیا گیا تھا۔ اور ان کے ذمے یہ کام لگایا گیا تھا۔ کہ وہ برطانوی باشندوں کی کشمیریوں کے لئے ہمدردیاں حاصل کریں۔ فی الحال یہ کمیٹی ایسے شواہد جمع کر رہی ہے۔ جن سے پتہ چلے کہ کس کس کو زیر حراست لیا گیا ہے۔ اور کس کس طرح بعض لوگوں کو تشدد کے ذریعے ہلاک کیا گیا ہے۔ یہ رپورٹ اقوام متحدہ کے ہیومن رائٹس کمیشن کو جنیوا میں آئندہ اگست کے مہینے میں پیش کی جائے گی۔ اس سے قبل ڈاکٹر عزتی جو ایک ایرانی سفارتکار ہیں نے بھی کشمیر کی حمایت میں تقریر کی اور اس بات پر زور دیا کہ انہیں آزادی رائے کا حق حاصل ہونا چاہیئے اور ہندوستانی بربریت کی مذمت کی جانی چاہیئے۔

چرنوبل کا علاقہ

۵ سال قبل چرنوبل (سوویٹ یونین) میں دنیا کا سخت ترین نیوکلیر حادثہ ہوا تھا۔ جس کے اثرات فوری تو ہوتے ہی تھے۔ ایک لمبے عرصے تک ممتد بنائے گئے ہیں۔ ایک خاصے بڑے علاقے کو خالی کروا لیا گیا۔ اور کہا گیا کہ وہاں پر بیماریوں کے پھیلنے اور ہلاکت کا یقینی خطرہ ہے۔ لیکن اب کسان لوگ اس برباد شدہ اور خالی کردہ علاقے میں واپس آنے شروع ہو گئے ہیں۔ وہاں پہ دور ہی سے یہ بات نظر آتی ہے کہ وہاں گائیں چر رہی ہیں۔ صرف بچوں کو وہاں ابھی نہیں لے جایا گیا۔ وہ لوگ اپنی ذاتی ذمہ داری پر وہاں رہائش پذیر ہو رہے ہیں۔ ان کی تعداد اس وقت بارہ سو کے قریب ہے اور چرنوبل کے ارد گرد کے ۳۰ کلومیٹر علاقے میں یہ رہ رہے ہیں۔ بعض نے بتایا کہ ہم ۱۹۸۵ء میں یہاں واپس آ گئے تھے گویا کہ حادثے کے ایک ہی سال بعد اور انہوں نے وہاں واپس آنے کی وجہ یہ بتائی کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں ہم پیدا ہوئے تھے۔ اور اس لئے یہیں ہم رہنا چاہتے ہیں۔ تاکہ یہیں ہم اپنی موت کا انتظار کر سکیں۔ بعضوں نے یہ بھی کہا کہ ہم تو اس علاقے کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔ اگرچہ ہمیں اس بات سے مطلع کر دیا گیا تھا کہ یہ علاقہ ہلاکت اور بربادی کا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ ہم نے ہلاکت اور بربادی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور یہ بات قابل یقین تھی کہ ہزاروں لوگ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ جن سے انہیں کبھی چھٹکارا نہیں مل سکے گا:

جن لوگوں کو اس حادثے کے فوری بعد وہاں سے نکال کر دوسری جگہ بسایا گیا تھا۔ ان کی تعداد ایک لاکھ پینتیس ہزار تھی لیکن اگلے ہی سال باوجود غیر یقینی فضا کے ہزاروں کی تعداد میں لوگ واپس آ گئے وہ جانتے تھے کہ ان کی صحت کو بھی خطرہ ہے اور ان کی زندگی کو بھی لیکن جہاں انسان پیدا ہوتا ہے وہیں مرنے کی خواہش اس کے دل میں جاگتی رہتی ہے۔ وہ جگہ کیسی ہی خطرناک کیوں نہ ہو وہاں سے نکل کر وہ پھر وہیں آ جانا چاہتا ہے۔ اگرچہ اس علاقے کے ارد گرد خاردار تاریں لگا دی گئی تھیں تاکہ لوگ اس کے اندر داخل ہو کر ریڈی ایشن سے متاثر نہ ہو جائیں۔ لیکن یہ خواہش کہ ہمیں یہیں مرنا ہے لوگوں کو واپس لانے میں مددگار ثابت ہوئی۔ ایک علاقے میں یہاں ریڈی ایشن کے سلسلے میں تحقیقات بھی ہو رہی ہے۔ چودہ ہزار افراد اپنے اپنے کام میں مشغول ہیں۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں چرنوبل کو فولاد اور مٹی سے اس طرح ڈھانپ دیا گیا تھا کہ وہ ایک لمبے عرصے تک محفوظ رکھا جا سکے۔ لیکن حادثے کے وقت جو گیسیں وہاں سے نکلی تھیں انہوں نے فضا کو اتنا آلودہ کر دیا کہ وہاں بیماری اور موت کھل کھیلنے لگیں۔ اب جو لوگ اس علاقے میں جاتے ہیں خاص طور پر ۱۳۰ کلومیٹر کی حدود میں ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ نہ تو گھاس پہ چلیں اور نہ وہاں سے پانی پیئیں۔ اس نصیحت کے باوجود وہاں کے پرانے باشندے ہر مشکل اور مصیبت کا سامنا کرنے کے لئے وہاں واپس آ رہے ہیں۔ اور چونکہ بچوں کا ابھی وہاں آنا جانا خصوصی طور پر ممنوع ہے اس لئے جو بڑی عمر کے لوگ وہاں آئے ہیں وہ اپنے بچوں کو یاد کرتے ہیں اپنی مٹی کی خوشبو کو تو وہ سونگھ رہے ہیں لیکن اپنے بچوں کی خوشبو سے دور ہیں اور کہتے ہیں کہ بچے بھی عنقریب واپس آ جائیں گے۔ ہمارے لئے تو اس جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ رہنا کسی طرح بھی ممکن نہ تھا۔ نہ ہمارا دل لگتا تھا اور نہ ہمیں کسی کام کی طرف توجہ پیدا ہوتی تھی۔ یہ لوگ وہاں سے نکالے جانے کے واقعہ کو دہراتے ہیں اور حیرانگی کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں وہاں انہیں کوئی خطرہ نہیں۔

کہتے ہیں کہ چرنوبل کا حادثہ پبلک اور سیاست دانوں کے لئے سچائی اور جھوٹ کے امتیاز کی ایک علامت تھی اور اسکے ذریعے سوویٹ یونین میں اب اقدار میں فرق پڑ رہا ہے۔ وہاں پہ بہت بڑی تعداد میں بچے خون کی کمی کا شکار ہو رہے ہیں۔ بچوں کی کل تعداد ۳،۸۰،۰۰۰ بتائی جاتی ہے ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں حال ہی میں چرنوبل کے خطرناک علاقے سے باہر نکالا گیا ہے۔ ایک ڈاکٹر جو بچوں کے ہسپتال نمبر ایک کے انچارج ہیں نے کہا ہے کہ بچوں میں خون کی کمی کے کیس بتدریج بڑھ رہے ہیں اس وقت ۹۰،۰۰۰ بچے تو ایسے ہیں جو آلودہ علاقے میں زندگی گذار رہے ہیں اور ۱۲۰،۰۰۰ ایسے بچے ہیں جو چرنوبل کے قریب میں ایسی زندگی گذار رہے ہیں کہ ریڈی ایشن انہیں لمحہ بہ لمحہ متاثر کرتی ہے۔ ایک اور ڈاکٹر نے یہ بھی کہا ہے کہ ۷،۰۰۰ اشخاص ریڈی ایشن کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ تحقیقات کا دائرہ جو روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس سے سب سے زیادہ مشکل اطلاعات کی فراہمی ہے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ بعض بچے ایسی صورت میں پیدا ہوتے ہیں کہ انکے ہاتھ موجود نہیں ہوتے یا انکے معدے کی شکل مختلف ہوتی ہے یا ان کے چہرے یا دل کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں ایک ڈاکٹر نے کہا ہے کہ یہ باتیں تو پہلے بھی موجود تھیں لیکن اب نسبتاً بہت زیادہ ہیں۔ ایک اور بات یہ سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ بچے قبل از وقت پیدا ہو رہے ہیں۔ اور اگرچہ یقینی طور پر تو نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس پر ابھی تحقیق نہیں کی جا سکی۔ لیکن اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اس بات کا تعلق بھی چرنوبل کے حادثے سے ہے۔ ایک اور ڈاکٹر نے یہ کہا ہے کہ اب تجربے میں یہ بات آئی ہے کہ موجودہ بچوں کی بیماری کے دفاع کی طاقت پہلے سے بہت کم ہو گئی ہے۔ انسانی جسم میں خود حفاظتی کم ہو رہی ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ عام بیماریاں بھی پہلے سے بہت زیادہ پھیل رہی ہیں۔ خاص طور پر پھیپھڑے معدے اور اعصابی نظام کو مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض بچوں کو گردوں کی تکلیف شروع ہو گئی ہے اور مسلسل سر درد کی بھی وہ شکایت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی جو چرنوبل سے خاصے فاصلے پر رہتے ہیں وہ بھی اب ریڈی ایشن سے متاثر ہوتے نظر آتے ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود وہاں کے لوگ اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے مستقبل پر اعتماد ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ حالات جلد بدل جائیں گے اور یہاں بسنے والے انسان دوسرے لوگوں کی طرح زندگی بسر کر سکیں گے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دعا کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم عبدالقدیر صاحب اسیر راہ مولیٰ ساہیوال سے لکھتے ہیں:۔

پیارے محترم مہربان میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ ہم اسیران راہ مولیٰ کو یاد رکھتے ہیں۔ اور ہمارے بارے میں دعاؤں کا اعلان بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک گذارش ہے کہ آپ دعا کے اعلان کو خطبہ نمبر میں دے دیا کریں۔ تاکہ جن کو صرف خطبہ نمبر ہی جاتا ہے۔ ان کو بھی ہمارا حال معلوم ہو جائے۔

پیارے محترم مہربان! میری والدہ صاحبہ کے بائیں ہاتھ پر گھر ہی کام کرتے ہوئے چوٹ لگ گئی ہے۔ جس سے ان کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھا کے ساتھ والی انگلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ ساہیوال میں ہڈیوں کے ماہر ڈاکٹر نے بائیں ہاتھ پر پلستر کر دیا ہے۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

محترم جناب ملک محمد دین صاحب کی صحت بھی کچھ ٹھیک نہیں رہتی ان کے لئے دعا کا اعلان کروا دیں۔ باقی ساتھی اسیران راہ مولیٰ کے لئے درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہم کو بلند ہمت اور جرأت اور استقامت عطا کرے۔

میرے والد صاحب کی صحت بھی کمزور ہے۔ اور آنکھوں کی بینائی کمزور ہوتی جا رہی ہے اُن کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خدا حافظ

مکرم نثار احمد چوہدری صاحب جہانیاں سے لکھتے ہیں:۔

کسی اخبار یا جریدہ کو ایڈٹ کرنا ایک عام سی بات ہے اور ان گنت لوگ یہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ مگر جن پابندیوں اور قیود میں سے احمدیہ اخبارات اور جرائد گزر رہے ہیں اس گھٹن میں کسی روزنامہ کی ایڈٹ کرنا۔ جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ مگر آپ اس فریضہ کو جس احسن طریق سے سر انجام دے رہے ہیں۔ وہ ستائش کے لائق ہے اور بے اختیار تحسین و آفرین کہنے کو جی چاہتا ہے۔

۳۰ دسمبر کا الفضل اداریہ سے لے کر لجنہ کالم تک اپنے اندر ایک لطف اور شیرینی کا حامل ہے اور آپ نے یقیناً بہت محنت و مشقت۔ جان فشانی اور عرق ریزی سے ترتیب دیا ہے۔ آپ آب محیط میں غوطہ زن ہو کر بہت سے قیمتی موتی نکال کر لاتے ہیں۔ اسی لئے حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سند خوشنودی سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوب سے خوب تر کی توفیق عطا کرے اور آپ کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:۔

آپ کی محبت، شفقت اور خلوص کی بارش نے وہاں سے "سرکاری مشاعرہ" کے سارے داغ دھبے دھو دیئے، ہم شاعر لوگ بھی عجیب مزاج رکھتے ہیں لوٹنے پہ آئیں تو ایک شعر پر مشاعرہ لوٹ لیں۔ لٹانے پہ آئیں تو محبوب کی ٹھوڑی کے تل پر سمرقند و بخارا لٹا دیں۔ روٹھنے پہ آئیں تو چائے کی ایک پیالی پر روٹھ جائیں۔ خیر! پچھلے ماہ اوپر تلے دو مرتبہ ربوہ جانا پڑا۔ "صاحب ربوہ" کے بغیر ربوہ عجیب سا لگا۔ وہ تاثرات ایک نظم نما غزل کی صورت میں ارسال خدمت ہیں۔

میں نے "مختصر افسانچوں" کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ دو تین لکھنے کے بعد معروفیت نے پھر بریک لگا دی۔ اب اگر آپ مناسب سمجھیں اور اجازت دیں تو وہ آپ کی خدمت میں بھجوا دوں آپ پڑھنے کے بعد رائے دیں کہ کیا اس سلسلے کو بڑھانا بہتر اور مناسب ہوگا یا نہیں۔

اللہ تعالیٰ قدم قدم پر آپ کی حفاظت فرمائے۔

بقیہ: ص ۳ سے آگے

اور دنیا میں شائع ہو جانے کے بعد اس کی حفاظت کا ثبوت ایک اور آیت سے ملتا ہے (کہ ہمیں نے اس کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے) سے ملتا ہے گویا خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی الٰہی نازل ہونے کے وقت سے لے کر قیامت تک قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ موجود ہے۔ جس کے مشابہ وعدہ بھی انجیل میں کوئی موجود نہیں

غرض روح الامین میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس کلام کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے تاکہ پہلی کتب کی طرح اس میں کوئی بگاڑ پیدا نہ ہو۔ ورنہ ہر فرشتہ اپنی ذات میں امین ہی ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب کسی صفت کا خاص طور پر ذکر کیا جائے تو اس سے مراد اس کے خاص ظہور کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً جہاں روح القدس کا لفظ استعمال کیا جائے وہاں اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہوگا کہ یہ کلام اپنے اندر قدوسیت کی صفت رکھتا ہے۔ اور یہ صفت سب نبیوں کے الہام میں مشترک طور پر پائی جاتی ہے۔ لیکن امین کی صفت سے جبریلؑ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ صرف آپ کے کلام کی حفاظت کی گئی جبکہ پہلی الہامی کتب انسانی دست برد کا شکار ہو چکی ہیں۔

صحیح الفاظ میں جاذبیت اور خوبصورتی ہوتی ہے

عبدالباسط شاہد

تلفظ کی صحت و درستی سے متعلق الفضل میں ایک مفید اور دلچسپ سلسلہ مضامین شائع ہوا ہے جس میں جماعت کے اہل علم اور اہل قلم بزرگوں نے اپنے اپنے نقطۂ نظر کے مطابق بہت کارآمد باتیں بیان کی ہیں۔

تلفظ اور مخرج کی غلطی سے پوری طرح کم ہی کوئی الگ ہو سکتا ہے۔ بقول حضرت امام شافعی زبان کا علم سمندر کی طرح وسیع ہے اور اس پر کوئی حاوی نہیں ہو سکتا۔ ہمارے ایک بزرگ استاد نے پچھلے دنوں اپنا یہ واقعہ سنایا کہ وہ طلبہ کا امتحان لے رہے تھے ایک لفظ پر انہوں نے طالب علم پر گرفت کی تو اس نے اپنے موقف پر اصرار کیا اور اپنی تائید میں کتاب لے آیا اس پر ہمارے استاد صاحب نے اسے مزید ڈانٹتے ہوئے کہا کہ ایسی غلط کتابوں کو پڑھنے کی وجہ سے ہی آپ کا تلفظ درست نہیں ہے اس پر وہ طالب علم مزید دستاویزی ثبوت لے آئے اور پتہ یہ چلا کہ خود بزرگ استاد محترم کا تلفظ درست نہیں تھا۔۔۔۔

تلفظ کی درستی اور الفاظ کو صحیح مخارج سے ادا کرنے کے متعلق رہنمائی فرماتے ہوئے حضرت فضل عمر فرماتے ہیں۔

مجھے افسوس ہے کہ ہندوستان میں عربی زبان کو سیکھنے اور عربی الفاظ کو صحیح صورت میں ادا کرنے کا شوق بہت ہی کمزور حالت میں پایا جاتا ہے۔ یہاں کے ۹۵ فیصدی لوگ جب عربی بولتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ پشتو بول رہے ہیں۔ اذان ہی لے لو۔ اس میں صحیح تلفظ ادا کرنے کی بالکل کوشش نہیں کی جاتی جس کی وجہ سے اذان کے الفاظ میں جو جاذبیت خوبصورتی اور کشش ہے وہ مفقود ہو جاتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا الفاظ کا جھٹکا کیا جا رہا ہے۔ گو یہ درست ہے کہ ایک ہندوستانی خواہ کتنی بھی کوشش کرے پھر بھی وہ عربی الفاظ کا تلفظ اس رنگ میں ادا نہیں کر سکتا۔ جس رنگ میں ایک عرب کرتا ہے۔ اور جو سو فیصدی درست تلفظ ہو۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ الفاظ کو صحیح صورت میں ادا کرنے کی کوشش ہی ترک کر دیں۔ اگر ہم کوشش کریں تو کسی حد تک ضرور صحیح الفاظ نکالے جا سکتے ہیں۔ اور صحیح الفاظ کا ادا کرنا بڑی خوبی ہوتی ہے۔ اچھے الفاظ خواہ مخواہ کانوں کو بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ دل پر ان کا اچھا اثر پڑتا ہے اور وہ قلوب کی صفائی پیدا کرنے میں بہت ممد ثابت ہوتے ہیں۔ گو یہ باتیں چھوٹی چھوٹی سی ہیں لیکن ان کا ایمان کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے اس لئے ہمیں ان باتوں کی طرف سے لاپرواہی نہیں برتنی چاہیئے۔ ان پر عمل کرنے کے لئے کوئی زیادہ دقت اور محنت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن ان کی وجہ سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں پس ہمارے دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ۔۔۔ الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کیا جائے اور الفاظ کو سوچ سمجھ کر آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا جائے۔ اس بارے میں بہت زیادہ تکلف بھی تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن جس حد تک ایک ہندوستانی لہجہ عربی الفاظ کو ادا کر سکتا ہے کم از کم اس حد تک تو ضرور صحیح الفاظ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر پھر عربی زبان کو مزید سیکھنے کا شوق بھی پیدا ہو جائے گا۔ چونکہ عربی زبان کے بہت سے الفاظ اُردو میں بھی موجود ہیں اس لئے ایک ہندوستانی کے لئے عربی زبان کو سیکھنا اور اس طرح نماز اور قرآن مجید کے مفہوم کو سمجھنا زیادہ مشکل نہیں ہے۔ صرف شوق اور تھوڑی سی محنت کی ضرورت ہے۔

الفضل ۲۳ اکتوبر ۴۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل 27994 MRS-RD-ROES WANTI WAGITO W/O WAGITO TABIR پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت 1959ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1369/1990 5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) سلائی مشین مالیتی -/50.000 روپے (2) زمین برقبہ 140 مربع مالیتی -/200.000 روپے (3) حق مہر -/125.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/32.500 روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ MRS-RD-ROES WANTI WAGITO W/O WAGITO TABIR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر1 WAGITO TABIR خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر2 ایچ محمد DAHNAN منصور ابن منصور BAGINDO RAJA انڈونیشیا۔

مسل 27995 میں مریم ایس DJIAN بیوہ 9BNU HAMIDI پیشہ ٹیچرس عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1369/90 5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان مع زمین مالیتی -/40.000.000 روپے (2) مکان مع زمین مالیتی -/35.000.000 روپے (3) زمین برقبہ 300 مربع میٹر مالیتی -/3.000.000 روپے۔ (4) زمین برقبہ 300 مربع میٹر مالیتی -/6.000.000 روپے (5) حق مہر -/50.000 روپے میزان -/84.050.000 اس وقت مجھے مبلغ -/220.000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ مریم ایس DJIAN بیوہ 9BNU HAMIDI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر1۔ نصر اللہ DEDY-S ولد DEDENG MA'RUF انڈونیشیا گواہ شد نمبر2۔ RUJITO HADI S/O JOPAWIRO انڈونیشیا۔

مسل 27996 میں چوہدری محمد اختر ولد چوہدری عبداللطیف صاحب قوم آرائیں پیشہ پنشنر عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/51 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 24/3/91 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) مکان برقبہ دس مرلہ واقع دارالعلوم وسطی مالیتی -/1,75,000 روپے (2) نقد رقم -/30,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1412 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری محمد اختر 5/51 دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر1 مبارک احمد ظفر وصیت نمبر 23684 گواہ شد نمبر2۔ عبداللطیف خان صدر محلہ A-42/2 دارالعلوم وسطی ربوہ۔

مسل 27997 میں نصرت یاسمین زوجہ حمید اللہ صاحب قوم لنگاہ پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 34/52 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1/4/91 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ 5 مرلہ مالیتی -/38000 روپے (2) طلائی زیورات 5 تولہ 3 ماشہ مالیتی -/15750 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نصرت یاسمین زوجہ حمید اللہ صاحب 34/52 دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر1۔ منور احمد قمر ولد میاں غلام احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر2۔ بشارت احمد وصیت نمبر 15902

مسل 27998 میں شبیر محمد ولد محمد شعبان قوم جٹ کھوکھر پیشہ ــــ عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 30/1 دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 3/3/91 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(1) مکان برقبہ 10 مرلہ مالیتی -/60000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شبیر محمد ولد محمد شعبان 30/1 دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد صدیق ولد عبدالحق 18/23 دارالعلوم جنوبی ربوہ۔ گواہ شد نمبر2 محمد عبداللہ برادر موصی۔

مسل 27999 میں وسیم احمد ولد امتیاز احمد طاہر قوم بھٹہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 15/19 دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5/4/91 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/204 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ وسیم احمد ولد امتیاز احمد طاہر 15/19 دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر1۔ محمد شفیع 31/19 دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر2 زاہد اقبال برادر موصی۔

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

رپورٹ ماہِ اپریل 15 مئی تک دفتر میں پہنچا دیں۔
(سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ پاکستان)

بھٹی ہومیوپیتھک
رحمت بازار ۔ ربوہ
کلینک ٹائم
صبح 8½ تا 1 بجے شام 5 تا 8½ بجے
بروز جمعہ صبح 9 تا 11½ بجے شام عصر تا مغرب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی مجالس انصاراللہ

سال ۱۳۶۹ ہش/ ۱۹۹۰ء میں مجالس انصاراللہ پاکستان میں حُسنِ کارکردگی کے لحاظ سے علم انعامی کی حقدار مجلس اور پہلی دس مجالس کی فہرست حسب ذیل ہے۔ یہ فہرست جب حضور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کی گئی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظوری عنایت فرمائی اور فرمایا :۔

"...... اللہ ان سب کو یہ اعزاز مبارک فرمائے"۔

۱۔ مجلس انصاراللہ ربوہ اوّل اور علم انعامی کی مستحق
۲۔ " " عزیز آباد کراچی دوم
۳۔ " " ناظم آباد کراچی سوم
۴۔ " " دارالذکر فیصل آباد چہارم
۵۔ " " اسلام آباد غربی پنجم
۶۔ " " دہلی گیٹ لاہور ششم
۷۔ " " مغلپورہ لاہور ہفتم
۸۔ " " دارالذکر لاہور ہشتم
۹۔ " " اسلامیہ پارک لاہور نہم
۱۰۔ " " شاہدرہ لاہور دہم

(قائد عمومی انصاراللہ پاکستان ربوہ)

صاحبِ اولاد

اپنے پھولوں سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں

BABY TONIC	۱۰/-	بے بی ٹانک
BABY GROWTH COURSE	۳۰/-	بے بی گروتھ کورس
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	باڈی بلڈنگ کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	۳۵/-	بول بستری کورس
MITI CHOUR COURSE	۲۰/-	مٹی چھوڑ کورس
MARASMAS COURSE	۵۰/-	سوکھا پن کورس
SLOW DENTITION CURE	۲۰/-	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

لاہور : کیور یٹو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر۔ اچھرہ
فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
راولپنڈی : شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر
پشاور : ڈاکٹر عبدالرحمٰن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1
کوئٹہ : ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ
ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار
کراچی : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ صدر کراچی
حیدر آباد : ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ
سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ
گوجرانوالہ : کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز۔ باغبانپورہ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

فون ۷۷۱ ، ۶۰۶

ملکی خبریں

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے خفیہ فنڈز کے ناجائز استعمال کے الزام میں دائر کردہ ریفرنس میں اپنا بیان پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدر اپنی بیمار خواہشات کے تحت مجھے نااہل قرار دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں پھانسی چڑھ جاؤں گی لیکن قومی راز ظاہر نہیں کروں گی۔ انہوں نے کہا کہ صرف جج کے احترام میں پیش ہوئی ہوں لیکن میں اپنے حلف سے غداری نہیں کروں گی۔ انہوں نے کہا کہ صدر کا موقف درست تسلیم کر لیا جائے تو کل کوئی پاکستان کے وزیراعظم پر یہ دباؤ ڈالے گا کہ ایٹمی پروگرام کے راز ظاہر کرے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جو حکومت قومی اسمبلی کا فل کورم اجلاس نہ بلا سکے اسے مستعفی ہو جانا چاہیے انہوں نے کہا کہ جب بھی کوئی بڑی بات ہوتی ہے حکومت قائد حزب اختلاف کو مصروف کر دیتی ہے۔

○ شریعت بل پر قومی اسمبلی میں بحث شروع ہو گئی محترمہ بے نظیر بھٹو ریفرنس کے سلسلے میں عدالت میں حاضری کی وجہ سے بحث شروع نہ کر سکیں۔

○ وزیراعظم نے سی۔ ۱۳۰۔ کریش کی تحقیقات کے لئے کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کمیشن سپریم کورٹ کے کسی موجودہ یا سابقہ جج کی سربراہی میں قائم ہوگا۔

○ وزیراعلیٰ سندھ نے چینی انجینئروں کے اغوا کی ذمہ داری ممتاز بھٹو پر عائد کر دی ہے۔

بقیہ : صا سے آگے

حد بندی نہیں کی۔ جو کچھ بھی کسی کو خدا نے دیا ہے چاہیئے کہ اس میں سے کچھ اس دینے والے کے نام پر خرچ کرے۔ اگر علم دیا ہے تو علم میں سے۔ مال دیا ہے تو مال میں سے۔ اس صفت سے متصف انسان دوسروں کے حقوق تلف نہیں کرتا۔ کیونکہ جو اپنے پاس سے بھی کچھ دینے کی عادت رکھتا ہو وہ کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی کے مال پر بے جا تصرف کرے۔ غرض متقی کے خالق اور مخلوق دونوں سے تعلقات نہایت عمدہ ہوتے ہیں وہ اپنے اندر فرمانبرداری کی روح رکھتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳۔ جنوری ۱۹۱۴ء خطبات جمعہ جلد اوّل صـ ۲۰-۲۱)

غیر ملکی خبریں

○ عراقی حکام نے صحافیوں کو دو اجتماعی قبریں دکھائی ہیں جن میں ایک سو لاشیں دفن تھیں عراقی حکام کا کہنا ہے کہ ان کو باغیوں نے گذشتہ مہینے ہلاک کیا تھا۔

○ کرد رہنما مسعود برزانی نے صدر صدام حسین کے ساتھ اپنے مذاکرات کو کامیاب قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شمالی عراق میں کردوں کے لئے خود اختیاری کے بارے میں حتمی معاہدہ چند روز میں طے پا جائے گا۔

○ بھارتی پنجاب میں سکھوں نے ایک اور امیدوار صوبائی اسمبلی کو ہلاک کر دیا ہے۔

○ انجنیئروں کے اغوا پر چینی حکومت نے گہری تشویش کا اظہار کیا ہے چینی سفارت خانے نے وزارت خارجہ سے مسلسل رابطہ قائم کر رکھا ہے۔

○ سوویت یونین نے درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے اپنے تمام ایس ایس ۲۰، میزائیل تباہ کر دیئے ہیں سوویت یونین نے یہ اقدام امریکہ کی طرف سے یہ اطلاع ملنے کے بعد اٹھایا کہ امریکہ نے اپنے تمام پرشنگ دوم میزائیل تباہ کر دیئے ہیں۔

○ سعودی عرب کے ایک صحافی سعد حبیب کے خلاف سعودی عرب کے مذہبی راہنماؤں نے قتل کا فتویٰ جاری کر دیا ہے۔ ان پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ خلیج کی جنگ کے دوران امریکہ کی سخت مخالفت کرتے رہے ہیں۔

○ لندن میں بھارتی ہائی کمیشن کے سامنے کشمیریوں نے آزادئ کشمیر کے حق میں زبردست مظاہرہ کیا۔

○ عراق نے اقوام متحدہ کو پناہ گزینوں کے لئے امدادی کارروائیوں کی اجازت دے دی ہے۔

○ مشرقِ وسطیٰ کے بارے میں امن کانفرنس بلانے کے بارے میں روس اور امریکہ میں مکمل اتفاقِ رائے نہیں ہو سکا۔ امریکی وزیرِ خارجہ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اختلافات دور کرنے کے لئے ابھی مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔